پنجاب چیرٹی ایکٹ 2018ء......مدارس کی بندش کا حکومتی حربہ

حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم
ناظم وفاق المدارس پاکستان جنوبی پنجاب

اسلامیان پاکستان خوب آگاہ ہیں کہ 9/11 کے بعد مغرب وعالم کفر کی اسلام کے خلاف چومکھی لڑائی جاری ہے۔ مغرب بہرصورت اسلامی شناخت، اسلامی تہذیب، اسلامی اقدار وافکار اور اسلامی تعلیمات کا خاکم بدھن خاتمہ چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مغرب نے عالم اسلام پر دہشت گردی کے نام پر جنگ مسلط کر کے پورے عالم کا امن سبوتاژ کیا۔ لاکھوں افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے، اربوں ڈالر کے نقصانات ہوئے لیکن اس جبر وستم کے باوجود دین کی حقانیت کھل کر سامنے آئی اور یہ تیر وتفنگ، آتش وبارود، بری وبحری اور فضائی یلغار گوانتانامو، ابوغریب، بگرام ائربیس اور اس جیسی جیلیں بھی اسلام کو ختم نہ کرسکیں، بلکہ اسلام دنیا کا سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب بن کر سامنے آیا۔ دشمنان اسلام کی حسرت پوری نہ ہوسکی، افغانسان میں شکست فاش اور عراق میں ناکامی ان دشمنان اسلام کے منہ پر کالک بن کر نمایاں ہونے لگی، تو اب جنگ کا رخ تہذیب وکلچر، تعلیم، افکار ونظریات وغیرہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ عالم اسلام میں تہذیبی جنگ کے بعد اب تعلیمی جنگ مسلط کی جارہی ہے، تہذیبی محاذ پر کامیابی کے حصول کے لیے پاکستان میں مغربی اثر ورسوخ سے میڈیا کو کنٹرول کر کے گزشتہ دو دہائیوں میں خوب فحاشی عریانی، بے راہ روی اور آوارگی کا کلچر متعارف کرایا گیا اور پھر مقننہ وعدلیہ کے ذریعے اس سب کو قانونی حیثیت دی گئی۔ عدالتوں میں سب سے زیادہ کیسز خواتین کی جانب سے نام نہاد خلع کے دائر کئے جارہے ہیں۔ زوجین کے معاملے میں شوہر کو سنے بغیر نیز عدالتوں کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ عام تاثر قائم ہوگیا ہے کہ زوجین کے تنازع میں عدالتیں بیوی کو ہی سپورٹ کرتی ہیں، مشرف دور سے زنا بالرضاء تو گویا جرم ہی نہیں رہا، اس محاذ پر کامیابی حاصل کرنے کے بعد گزشتہ کئی سالوں سے مسلمانوں کو تعلیمی اور فکری محاذ پر چت کر کے انہیں دین سے برگشتہ کیا جارہا ہے، اس سلسلہ میں اسکول وکالج کے نصابوں کو مذہبی تعلیم وتربیت

سے عاری کرنے کے بعد اب مدارس کی دینی تعلیم کو غیر مؤثر کرنے یا مدارس کو اسکول وکالج میں تبدیل کرنے کے ایجنڈے پر زور وشور سے کام جاری ہے، ہمارے حکمران مغربی دباؤ کے آگے فوراً چت ہوکر اپنے ملک، مذہب، تہذیب، تمدن، عوامی رائے عامہ، قیام پاکستان کے اغراض، ملکی آئین کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جی حضوری کی دوڑ میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ مسلم لیگ ن کی سابقہ وفاقی اور پنجاب حکومت نے مدارس، علماء اور مذہبی کارکنان پر قیامت ڈھائی، دینی مسلمہ ایشوز کو چھیڑنے کی کوششیں کیں، جن کا خمیازہ بھی انہیں الیکشن میں بھگتنا پڑا، ان کے جانے کے بعد نو قائم شدہ تحریک انصاف کی حکومت کے قائد نے آتے ہی مدارس و جامعات سے انجینئرز و سائنسدان نکالنے کی نوید سنا کر قوم کو مسحور کرنے کی کوشش کی، حالانکہ اس اعلان کا مقصد سوائے مدارس کی حریت کے خاتمہ کے اور کچھ بھی نہیں۔ اس موضوع پر تو ان شاء اللہ زندگی رہی تو کسی اور موقع پر جامع تبصرہ تحریر کیا جائے گا۔ سر دست میاں شہباز شریف کی حکومت کے منظور کردہ چیرٹی ایکٹ منظور شدہ 28 فروری 2018ء جس پر گورنر نے 7 مارچ 2018ء کو دستخط کیے اور 8 مارچ 2018ء پنجاب گزٹ میں صفحہ نمبر 36-6329 پر نشر ہوا، کے خدوخال اس کے اثرات ومضمرات اور دینی اداروں کو پہنچنے والے نقصانات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ اس ایکٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱)...... چیرٹی یعنی جملہ خیراتی ادارے جو پہلے سے رجسٹرڈ ہیں، اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ان کی رجسٹریشن منسوخ متصور ہوگی اور انہیں اس نئے چیرٹی ایکٹ کے تحت دوبارہ رجسٹرڈ ہونا ہوگا۔ واضح رہے کہ جملہ دینی مدارس، مساجد، مذہبی انجمنیں، رفاہی ادارے چیرٹی کے ضمن میں آتے ہیں اور اس قانون کا اطلاق ان سب پر ہوگا، چنانچہ اس ایکٹ میں خیراتی مقاصد کو بھی متعین کیا گیا ہے، ایسے گیارہ مقاصد بیان کیے گئے ہیں جن میں تعلیم وتعلم کا فروغ، غربت کی روک تھام، صحت وزندگی کے بچاؤ کی خدمت، کمیونٹی کی ترقی، فنی اور ثقافتی ورثہ کا فروغ، مطالعاتی سرگرمیاں، مذہبی وملی ہم آہنگی کا فروغ، ماحولیات کا تحفظ، ضرورت مندوں کی مدد وغیرہ شامل ہیں۔

۲)...... اس ایکٹ کے تحت اداروں کی رجسٹریشن کے لیے ضروری ہوگا کہ درج ذیل دستاویزات محکمہ کو جمع کروائے جائیں۔

۳)...... رجسٹرڈ ادارہ کو ایک ڈیکلریشن تیار کرنا پڑے گا، جس میں درج ذیل امور کو بیان کرنا ضروری ہوگا۔

(۱) معاونین کے نام وپتے

(۲) عطیہ کی تجویز کردہ مقدار

(۳) فنڈ جمع کرنے والوں کے نام وپتے

(۴) فنڈ وصول کرنے والوں کے نام و پتے
(۵) فنڈ جمع کرنے کے اہداف
(۶) فنڈ رکھنے والے بینکوں یا افراد کے نام وغیرہ

۴)......اس مقصد کے لیے حکومت پنجاب ایک کمیشن تشکیل دے گی جو تین سے پانچ کمشنرز پر مشتمل ہوگا، اس میں چیئر مین شامل ہوگا جسے حکومت متعین کرسکتی ہے، اس مقصد کے لیے ریٹائرڈ و حاضر سروس سول سرونٹ یا ججوں یا پرائیویٹ افراد کو متعین قواعد وضوابط یا حکومت کی جانب سے مقرر کردہ قوانین کے مطابق کمشنر مقرر کیا جاسکتا ہے، اس کمیشن کا چیئر مین ہوگا اور وہ انتظامی امور کے لیے چیف ایگزیکٹو مقرر کرے گا۔ کمیشن کی ذمہ داریاں درج ذیل ہوں گی۔

۱)......کمیشن ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے افعال سرانجام دے گا۔
۲)......خیراتی اداروں پر عوامی اعتماد کو برقرار رکھے گا۔
۳)......ان اداروں کو رجسٹرڈ کرے گا۔
۴)......اس بات کو یقینی بنانا کہ چیرٹی اور خیراتی فنڈ کی انتظامیہ ان کے کنٹرول میں قانون کے مطابق عمل کریں۔
۴)......چندہ وصول کرنے والوں کی کڑی نگرانی کرنا اور احتساب کے لیے طریقہ کار متعین کرنا۔
۵)......اگر ضروری ہو تو چیرٹی یا خیراتی فنڈ کے معاملات میں انکوائری کرنا۔
۶)......ڈپٹی کمشنر کے ذریعے منظور شدہ مجموعوں کو تبدیل یا منسوخ کرنا۔
۷)......ان اداروں کی سالانہ آڈٹ رپورٹ حاصل کرکے ان کی جانچ پڑتال کرنا۔
۸)......کسی بھی ادارہ کا خصوصی آڈٹ کرانا۔
۹)......ان اداروں کے لیے مناسب اکاؤنٹنگ کا انتظام اور استعمال کے لیے ہدایات جاری کرنا۔
۱۰)......کمیشن کسی بھی چیرٹی، چیرٹی ٹرسٹی، چیرٹی سے فائدہ حاصل کرنے والے، کسی خیراتی فنڈ یا کسی کاروباری ادارہ کی جانب سے چیرٹی پر کیے جانے والے اخراجات کا ریکارڈ، ڈیٹا یا اس سے متعلق معلومات طلب کرسکتا ہے۔
۱۱)......کمیشن مالیاتی اداروں سے مالیاتی ریکارڈوں کی توثیق کرسکتا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی خدمات بھی حاصل کرسکتا ہے۔

اداروں میں بے پناہ سرکاری مداخلت:

چیرٹی ایکٹ کی دفعہ نمبر ۸ کے تحت حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کمیشن کسی ٹرسٹی (ادارہ کے عہدیدار یا رکن) یا کسی

افسر (ناظم مالیات یا کوئی دیگر ملازم) یا کسی عہدیدار کا تقرر کرسکتا ہے، اگر چیرٹی کسی ٹرسٹی، افسر کو نکالنے میں اور اس کی جگہ کسی نئے کا تقرر کرنے میں ناکام ہو جہاں

A. کسی ٹرسٹی یا افسر کو بداخلاق، بددیانتی اور دھوکہ دہی کے جرم میں مجرم قرار دیا گیا ہو یا

B. کوئی ٹرسٹی بینک دیوالیہ قرار دیا جاچکا ہو

C. کسی ٹرسٹی یا افسر کا غلط عمل جو چیرٹی کے مجموعی مفاد کو نقصان پہنچائے یا عدالت یا کمیشن کی جانب سے دیگر وجوہ کی بنیاد پر۔

دفعہ نمبر ۹ کے تحت تحریر ہے کہ:

ا)......کمیشن بذات خود یا حکومت کی طرف سے درخواست پر یا کسی فرد کی جانب سے آمدہ شکایت پر چیرٹی کے معاملات میں دخیل ہو کر انکوائری کرسکتا ہے، تاکہ تحقیق کی جائے کہ کہیں کوئی خیراتی فنڈ غلط جگہ یا غلط مد میں صرف نہیں ہو رہا یا ایسا کوئی عمل جس سے اعتماد کو نقصان نہیں پہنچ رہا۔

L. اگر ذیلی دفعہ نمبر ا کے تحت انکوائری کے نتیجے میں کمیشن کو پتہ چلے کہ کسی بھی قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے یا کسی اعتماد کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے، تو اسے قانون کے مطابق نمٹنے کے لیے حکومت کے پاس بطور حوالہ (ریفرنس) بھیجا جاسکتا ہے۔

رجسٹریشن اتھارٹی:

دفعہ نمبر ۱۲ کے تحت

ا)...... ہر چیرٹی کمیشن کے ساتھ حکومت کی جانب سے بذریعہ نوٹیفکیشن مقرر کردہ تاریخ کے اندر اندر اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروائے گا۔

۲)......کوئی چیرٹی اس وقت تک خیراتی فنڈ اکٹھا کرنے کی کوشش نہیں کرسکتی، جب تک وہ اس ایکٹ کے تحت اپنے آپ کو رجسٹرڈ نہیں کر لیتی۔

دفعہ نمبر ۱۵ کے تحت اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونے کے لیے ہر تنظیم کو رجسٹریشن اتھارٹی کو چیرٹی کے مقاصد، ذرائع آمدنی، اخراجات کی نوعیت یا کوئی دیگر معلومات یا دستاویز جو کمیشن بعد میں مقرر کرے، فراہم کرنا ضروری ہوں گے۔ نیز رجسٹریشن اتھارٹی معقول وجوہات تحریری طور پر لکھنے کے ساتھ کسی تنظیم کو رجسٹرڈ کرنے سے انکار کرسکتی ہے، اگر چیرٹی کے اپنے ڈیکلریشن میں بیان کردہ اہداف اس کے خیراتی مقاصد سے مطابقت نہ رکھتے ہوں یا کسی دوسری معقول وجہ سے۔

ادارہ کے نظام تک ہر ایک کی رسائی ہوگی:

دفعہ نمبر ۱۶ کے تحت

۱)...... چیرٹیز کا رجسٹر ایک عوامی دستاویز ہوگی جو کسی بھی معقول وقت میں عوامی انسپیکشن کے لیے کھولا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص چیرٹی کی جانب سے فراہم کردہ تمام دستاویزات/ معلومات کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ فیس کی ادائیگی کے بعد حاصل کر سکتا ہے۔

چندہ جمع کرنے پر پابندی:

ایکٹ کی دفعہ نمبر ۲۰ کے تحت طے ہے کہ

۱)...... کسی چیرٹی کا کوئی سفیر اس وقت تک نہ چندہ کرے گا اور نہ ہی اس کی اپیل کرے گا جب تک وہ مطلوبہ کلیکشن (جمع کرنے) سے قبل اس چندہ کے حوالے سے ایک اعلامیہ جاری اور اسے منظوری دینے والی اتھارٹی کے سامنے پیش نہ کرے اور منظوری دینے والی اتھارٹی اس چندہ کے حوالہ سے تحریری اجازت نہ دے دے

۲)...... منظوری دینے والی اتھارٹی اس شق کے تحت کسی منظوری دینے سے انکار کر سکتی ہے، اگر چیرٹی کے سفیر یا چندہ اکٹھا کرنے والے افراد خلوص نیت کے حوالے سے مطمئن نہ کر سکیں یا منظوری دینے والوں کو خیراتی فنڈ کے تحفظ یا جس مقصد کے لیے فنڈ اکٹھے کیے جانے ہیں، ان مقاصد میں انہیں لگانے کے حوالہ سے مطمئن نہ کیا جا سکے۔

۳)...... منظوری دینے والی اتھارٹی منظوری کو ایسی شرائط سے معلق کر سکتی ہے، جس سے فنڈ کے مناسب تحفظ اپنے مطلوبہ مقاصد میں اس کے استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔

۴)...... اگر منظوری دینے والی اتھارٹی چندہ کو جمع کرنے کی منظوری دیتی ہے، تو اس کو کسی خاص مدت کے لیے سفیر کے نام ایک سرٹیفکٹ جاری کرے گی جس سے وہ کمیشن کے مجوزہ قوانین کے مطابق مخصوص قابل شناخت چندہ اکٹھے کرنے والوں کے ذریعے مخصوص قابل شناخت رسیدوں کے ساتھ چندہ وصول کر سکیں گے۔

اداروں پر لاگو ہونے والی سزائیں:

دفعہ نمبر ۲۴ کے تحت درج ہے کہ:

۱)...... جائزہ یا آڈٹ کے بعد اگر کمیشن کو یقین ہو جائے کہ چیرٹی ایکٹ کے تحت متعین کی گئی ذمہ داریوں پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے تو کمیشن حسب ذیل کاروائی کر سکتا ہے۔

A. رجسٹریشن کی معطلی یا منسوخی

B. چیرٹی یا تنظیم پر جرمانہ عائد کر سکتا ہے جس کی مالیت دس لاکھ روپے سے زائد نہ ہو۔

چندہ کو کاروبار اور انشورنس میں لگانا متولی کی ذمہ داری ہوگی:

دفعہ نمبر ۲۷ کے تحت چیرٹی کے متولی کے ذمہ ہوگا۔

A. چیرٹی کے اثاثوں کا تحفظ

B. خیراتی فنڈ کا تحفظ، مناسب سرمایہ کاری اور استعمال

E. چیرٹی کی جائیداد کی خرید وفروخت، اجارہ یا انشورنس کے معاملات کو دیکھنا۔

آڈٹ و معائنہ:

دفعہ نمبر ۳۰ کے تحت

۱)......کمشنر یا منظوری دینے والی اتھارٹی کسی معقول وجہ پر کسی مخصوص آڈیٹر سے چیرٹی کے اکاؤنٹ کا آڈٹ یاری آڈٹ (دوبارہ آڈٹ) کا حکم دے سکتے ہیں، جن کا خرچ چیرٹی یا وہ شخص ادا کرے گا جس نے چیرٹی کے خلاف خصوصی آڈٹ کرنے کی درخواست دی ہو۔

۲)......کمشنر یا منظوری دینے والی اتھارٹی اس ایکٹ یا اس کے کسی قانون کے تحت چلنے والے کسی بھی اکاؤنٹ کا معائنہ کر سکتی یا کروانے کا حکم دے سکتی ہے۔

سزا:

دفعہ نمبر ۳۲ کے تحت

۱)......کوئی بھی شخص جو بے ایمانی، دھوکہ دہی یا فراڈ سے خیراتی فنڈ جس پر اس ایکٹ کا اطلاق ہے، کے جمع کرنے سے متعلق کسی بھی ریکارڈ کو چھپاتا ہے یا بددیانتی سے خراب کرتا ہے تو وہ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والا (مجرم) متصور کیا جائے گا۔

۲)......کوئی شخص جو اس ایکٹ کی کسی شق اس یکٹ کے تحت بننے والے احکام یا ہدایات کی حکم عدولی کرے تو اسے سزا کے طور پر جرم کی نوعیت کے اعتبار سے چھ ماہ تک پابند سلاسل کیا جا سکتا ہے، مگر یہ قید کی سزا پندرہ روز سے کم نہ ہوگی مزید اسے جرمانہ کے طور پر پچیس ہزار سے ایک لاکھ تک کی رقم بھی ادا کرنا ہوگی۔

دفعہ نمبر ۳۵ کے تحت

اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والے فرد سے عدالت غلط طریقے سے اکٹھا کیا گیا فنڈ ضبط کر سکتی ہے یا غلط طریقے سے خرچ کیا گیا فنڈ واپس وصول کر سکتی ہے۔

قارئین کرام!! یہ ہے چیرٹی ایکٹ ۲۰۱۸ کا خلاصہ ایکٹ کو تفصیلی طور پر پنجاب گزٹ صفحہ نمبر ۳۶-۶۳۲۹ پر ملاحظہ کیا

جا سکتا ہے۔
مذکورہ بالا ایکٹ نیکٹا کے احکامات کی روشنی میں پنجاب اسمبلی سے منظور ہو کر قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے، جبکہ باقی تین صوبوں میں بھی یہ قانون آنے والا ہے۔
مذکورہ بالا قوانین سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ حکومت پاکستان اپنے غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے بہرصورت پرعزم ہے، ایسے قوانین جن میں اداروں میں کھلم کھلا مداخلت ہو، سرکاری اداروں کے لیے بھی نہیں چہ جائیکہ خالص رفاہی تعلیمی ادارے حکومت سے ایک پائی کی امداد لینے کی بجائے اربوں روپے حکومت کو ٹیکس، بجلی، گیس، فون کی مد میں ادا کرتے ہیں انہیں جکڑ لیا جائے۔
اگر مذکورہ قانون پر مکمل عملدرآمد ہو جاتا ہے جیسا کہ حکومتی مشن ہے تو آیئے دیکھتے ہیں اس سے کیا کیا نقصانات رونما ہوں گے۔
۱)......مدارس و خیراتی ادارے غیر اعلانیہ طور پر حکومتی تحویل میں چلے جائیں گے، ان کی آزادی فکر و عمل سلب ہو کر رہ جائے گی۔
۲)......ادارہ (مدرسہ/مسجد/ٹرسٹ/رفاہی تنظیم) کی محنت کو جب جو چاہے گا کھلواڑ بنا کر رکھ دے گا، حکومتی اہلکاروں کی مداخلت نہ صرف رشوت ستانی کا بازار گرم کرے گی، بلکہ بیرونی عناصر، حاسد طبقات، علاقائی مخالفین کسی بھی ادارہ کو کام نہیں کرنے دیں گے۔
۳)......حکومتوں کی ان اداروں میں معاونت تو نہ کبھی ہوتی ہے اور نہ ہوگی، الٹا ایک ایک کام میں مداخلت سے کام ٹھپ ہو کر رہ جائیں گے۔
۴)......قربانی کی کھالوں کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کسی بھی فراہمی پر اعتراض لگایا جا سکتا ہے کہ یہ فراہمی حکومت سے منظوری کے بغیر ہوئی ہے، لہذا اس پر فوجداری مقدمات اور سزاؤں کا اہل مدارس کو سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ امسال بعض اہل مدارس کو بلا اجازت قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے پر ایک ایک سال سزا اور مبلغ پانچ پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا جا رہا ہے۔
۵)......معاونین کے تفصیلی کوائف ایجنسیوں اور حکومتوں کی دسترس میں ہوں گے، جس کی وجہ سے غیر اعلانیہ طور پر انہیں تنگ کیا جائے گا، ان کی انکوائریاں ہوں گی، جیسا کہ پہلے خوف و ہراس کا ماحول بنا دیا گیا ہے، نتیجتاً بچے کھچے لوگ بھی اپنی عزت و وقار کے تحفظ کے لیے مدارس، مساجد اور رفاہی اداروں کو چندہ دینا بند کر دیں گے اور یہی اس چیرٹی ایکٹ کا مدعیٰ و منشاء محسوس ہوتا ہے۔

۶)......اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد حکومتی مشنری اس قدر بااختیار ہوگی کہ وہ جائز ناجائز وجوہ کی بنیاد پر ادارہ کے عہدیداران مثلاً مہتمم/نائب مہتمم/ناظم اعلیٰ/خزانچی یا دیگر کسی عہدیدار کو ازخود تبدیل کردیں یا مجاز افسر یعنی ادارہ میں کام کرنے والے اکاؤنٹنٹ/ناظم/محاسب وغیرہ کو بدل دیں یعنی حکومت کی جانب سے ادارہ میں افراد لاکر بٹھادیں یہ سب اس بل کی بدولت ممکن ہوگا۔

۷)......اس سب کے ساتھ ایک بڑا اندیشہ اس الزام کا بھی ہے کہ چندہ صحیح معنوں میں تعلیم وتعلم پر خرچ نہیں ہورہا، بلکہ ادارہ کی دیگر تبلیغی ضروریات مثلاً جلسہ جات، اشاعت کتب ورسالہ جات یا تبلیغی اجتماعات وغیرہ پر خرچ کر کے فرقہ واریت پھیلائی جارہی ہے یا یہ چندہ انتہا پسندی کو فروغ دے رہا ہے، اس سب پر چندہ کی ضبطی اور قانونی کاروائی کی تلوار بھی سروں پر موجود رہے گی۔

۸)......مدارس کے وقف چندے جنہیں عام حالات میں کاروبار میں لگانا شرعاً ممنوع ہوتا ہے، بیوروکریسی کے ایما پر سرمایہ کاری بلکہ انشورنس تک میں لگا کر سود کا عنصر بھی مدارس اور اداروں کے ذرائع آمدن میں شامل کیا جائے گا۔

۹)......اب تک جملہ مدارس ۱۸۶۰ کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن ہوتے رہے اور یہ ایکٹ قدیمی مؤثر اور متفقہ تھا اس کا خاتمہ سمجھ سے بالا ہے۔ جبکہ ایسی مداخلت حکومت کی اپنی قائم کردہ یونیورسٹیوں، کالجز اور اداروں میں بھی نہیں چہ جائیکہ اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والے اداروں میں یہ مداخلت ہو۔

۱۰)......ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت مدارس کی معاشی رگ کو بند کر کے مدارس پر قبضہ کر کے انہیں کوئی اور رنگ دینا چاہتی ہے، جو کام صدیوں سے انگریز اور ان کی معنوی اولاد نہ کرسکی اب اس حربہ سے موجودہ حکومتیں کر گزرنا چاہتی ہیں اس لیے عوام وخواص علماء کرام، سیاسی زعماء، صحافی حضرات، وکلاء اور تاجران سبھی کا فریضہ ہے کہ اس ظالمانہ قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ عدالت، پارلیمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹائیں، نیز پر امن عوامی احتجاج کا حق حاصل کریں۔ بصورت دیگر نہ صرف ملک سے دینی تعلیم کا خاتمہ ہوجائے گا، بلکہ دیگر رفاہی ادارے، ٹرسٹ، ہسپتال وغیرہ بھی بیوروکریسی کا کھیل بن جائیں گے۔

☆☆☆